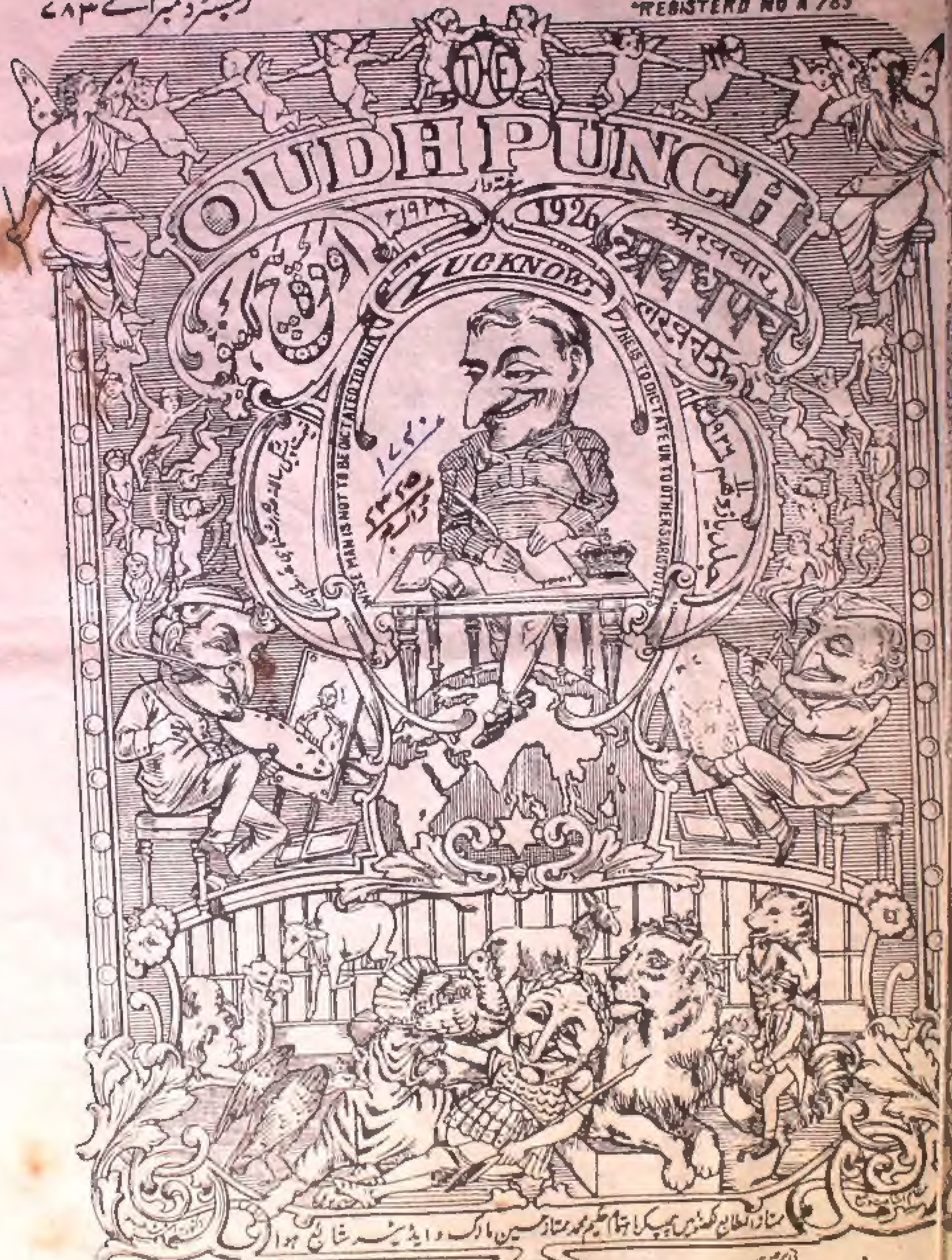
رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERD NO A 783



ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

مع ۴۴ تصاویر

موت کو تو کوئی دور نہیں کر سکتا لیکن امریکہ کے سائنسداں نے ضعیفی دور کرنے کی ترکیب معلوم کی ہے [illegible] کچھ اعضا کو حرکت دیتے رہیئے پھر قبض کی شکایت اور نہ کسی دیگر بیماریوں کا اندیشہ رہیگا اعضا کو کس طریقہ پر حرکت دیتے رہیئے اسکے واسطے کتاب میں جو ۴۴ تصاویر ہیں ان کو دیکھنے سے آپ سمجھ سکتے ہیں [illegible] یہ کتاب [illegible] نہایت مفید ہو کر [illegible] ان میں مبتلا ہو جاتے ہیں ہم نے اسکے مطابق ورزش کر کے بہت فائدہ حاصل کیا ہے [illegible] بوڑھا [illegible] ہو سکتا ہے اس کتاب کی صفات دیکھنے سے بھی سمجھ میں آ جاتا ہے [illegible] کی قیمت صرف [illegible] روپیہ رکھی گئی ہے۔

ملنے کا پتہ: سکھ سنچارک کمپنی متھرا

طاقت بھی

[illegible]

[illegible] کمپنی [illegible] لکھنؤ

بحر امید

[illegible]

پرنسپل گورنمنٹ [illegible]

فائدہ نہ ہو قیمت واپس

حب لقمانی

ایک گولی کھانے کے ایک ہی گھنٹہ بعد قوت

اور۔۔۔ میں اس غضب کی ترقی پیدا ہوتی ہے کہ بجیبنی ہوتی ہے لطف صحبت تو گھنٹوں رہتا ہے جو دیکھنے کا اگر کمزور بھی ہونگے تو کسی طرح کی شکایت معلوم ہوگی بلکہ دم بدم۔۔۔ میں اضافہ ہوتا رہیگا عجب ترشی [illegible] ہوگی بعد فراغ ایک گولی کھائیں تو کمزوری دور ہو کر طبیعت پھر تازہ ہو جائیگی اور پھر دوبارہ قوت آ جائیگی ہر مرتبہ پہلی سی قوت ہوگی فی درجن تین درجن چار روپیہ۔

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

شاعری جزویست از پیغمبری

[illegible] لکھنؤ مشہور [illegible] کلام [illegible] مع تصویر [illegible] آغا [illegible] لکھنوی [illegible] آغا [illegible] کی [illegible] قیمت علاوہ محصول۔۔۔۔۔

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

فائدہ نہ ہو قیمت واپس

روغن لقمانی

یہ روغن نہایت [illegible] فی قطرہ۔۔۔ [illegible]

[illegible] کی خبر نہیں [illegible] شوہر کے تعلقات [illegible] عاشق و معشوق نشہ شباب میں [illegible] مست و بیہوش ہو جاتے ہیں اگر آپ نے ابتک استعمال نہیں کیا تو گویا دنیا میں آ کر کچھ دیکھا ہی نہیں قیمت فی شیشی [illegible] روپیہ محصول [illegible] نہ ہو تو واپسی قیمت کی شرط۔

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

[illegible] کتب اس پتہ سے طلب کیجیے۔ [illegible] حسین رضوی [illegible] اودھ پنچ لکھنؤ۔

جلد ۱۱ نمبر ۴۶

مضامین غیر

پنجشنبہ ۲ دسمبر ۱۹۲۶ء

غزل

(از خامہ جناب منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی۔ مشاعرہ انجمن معین الادب ۲۰ نومبر ۱۹۲۶ء)

اچھے خاصے یار کی بیمار آنکھیں ہوگئیں
شاعروں کے جھوٹ کا طومار آنکھیں ہوگئیں

حسن کی دوکاں کھلی سنہار آنکھیں ہوگئیں
حلقے پڑ جانے سے چوڑی دار آنکھیں ہوگئیں

آپ کی فرقت میں رونے سے ہوئی ہوئی نگاہ
ہم تو دبلے ہوگئے تیار آنکھیں ہوگئیں

شیخ جی کا عہد پیری دوسرے ماہ صیام
جھریاں پڑنے سے لچھے دار آنکھیں ہوگئیں

آم کی پھانکوں سے جب دینے لگے تشبیہ لوگ
حسن کا پایا ثمر دلدار آنکھیں ہوگئیں

دیکھ کر رندوں کو آنکھوں میں اُتر آتا ہے خوں
شیخ جی کی بے پیے گلنار آنکھیں ہوگئیں

آپ آئے بزم میں اللہ ری تمکین حسن
تُھلیاں تھم گئیں کُہسار آنکھیں ہوگئیں

دعوے انسانیت اور مرتبہ دنیا ندار
دیکھئے تو آپ کی دُم دار آنکھیں ہوگئیں

آپ کے دزدحنا کا یہ لگاتی ہیں سُراغ
دیکھنے والوں کی تھانے دار آنکھیں ہوگئیں

ہجر کے شکووں کا دفتر بن کے کرلیتا ہے بند
اس بت بے پیر کی اقرار آنکھیں ہوگئیں

اسکو الفت نے کیا اعمٰی جوانی نے اسے
عاشق و معشوق کی بیکار آنکھیں ہوگئیں

دیکھیے عینک لگانے کا نتیجہ اے ظریف
لوگ کہتے ہیں کہ چار آنکھیں ہوگئیں

رباعیات

موجودہ حالت ملک

دیتا ہے ووٹ اگر تو مجھکو ہی دو
دیتا نہ حریف کو ورے۔ وعدہ کرو
پرچی جو نہیں تو کرنا ہوگا یہ بھی
ڈکو ہوتو موکو بھاڑ میں جھوکو پو

میں نے ٹھیکا لیا ہے ہندوستاں کا
مجھ سے بڑھ کر ہے کون اس دم بانکا
سب مجکو ووٹ دے کے بیٹھے چپ چاپ
میں وہ بول لگاؤں گا پٹے میں ٹانکا

سراپا اتحاد ہے میری ذات
میں کہتا ہوں مان لے ہر اک میری بات
میرے قدموں پہ رہیگے ہر ایک قدم
مجھ میں پیدا ہیں سب فرشتوں کی صفات

مجھ سے بڑھ کر نہیں کوئی لیڈر آج
میں شاہ ہوں ایسا کہ نہیں جس کا تاج
دیتے جاؤ مجھے میں جو کچھ مانگوں
چندہ اسکو سمجھو میرا ہے خراج

چندہ مجھے دو تم اور دو کچھ چندے
تھک بن کے ہیں ڈالوں گا گلے میں پھندے
تم ہاتھ جو کھینچو گے میں کھینچوں گا آہ
آخر کیونکر چلیں گے میرے دھندے

ہم کو جو نہ ووٹ دو گے دو گے کس کو
کیوں ست بڑھا ہے جو ہم سے پس کو
اب آج سے ہم سے اور تم سے ہے کھٹ
بس جاؤ قدم بڑھاؤ جا گو کھسکو

تکلیف پہ انسان کی رو دوں خوں میں
تکیا ہو تو اپنے سر کو بھی بنکوں میں
میں سر کو جھکا کے پاؤں پھیلاتا ہوں
انسان نہیں زمین کا گڑ ہوں میں

رکھتا ہوں مزاج میں مرنجان و مرنج
کرتا نہیں دل میں اپنے ہرگز شش و پنج
جمہور کے آگے اسکی سی کہتا ہوں
اور اس کے خلاف پیش حکام فرنج

جب تک کہ چھیں جنگ جہالت ہی کریں
آپس میں ماریں کسی کو یا خود ہی مریں
مطلب یہ نہیں کہ زندہ ہو یا ہو بجر
آخر حسد و بغض کا دم کیوں نہ بھریں

"نیجا بی ندیم"

کچھ اِدھر کی باتیں کچھ اُدھر کی

اے حضرت! تمہید دیباچہ مقدمہ عنوان کیا ایسی تیسی میں یہ سرمغزی مولویوں کو مبارک رہیجانت عمل اخبار بینی پر بہت مائل ہیں اور یہی بیان کی بات تو یہ ہے کہ اخباری کا غذ آجکل اتنے دلچسپ ہیں کہ کبھی ایسے نہ تھے۔

گذشتہ ہفتہ میں "اڈیٹر صاحب کے فرائض کیسی صاحب نے تحریر فرمائے تھے۔ ہمارے ان دوست کے مضمون میں تھوڑی سی کسر رہ گئی یعنی "زور" میسر نہیں۔ "زور" چلا گیا وہ اچھی اب خالی خولی "زاری" یقینہ لسیف ہے اور اسی سے کام نکل رہا ہے۔ زاری کا ایک جز ہے "سیروتفریح" اور دوسرا جزو ہے "فرمانبرداری"۔ مگر ہمارے دوست تیسرا جزو لکھنا بھول گئے۔ پوچھیے وہ کیا؟ تو ہم بتائیں کہ جناب اس تیسری شے کا نام ہے "دلچسپی" جو پولٹیکل مطلب و اقتصادیات کا چولھا سرد، بانی جنگ جدال کی بدولت حسن اخلاق و عالی خیالی کا دڑ با سوخت ہے۔

اب اس دلچسپی کی ولادت کیونکر ہوتی ہے؟ یہ بھی سُنیئے۔ (۱) نظام حیدرآباد کی ذات سے جن لوگوں کو دلچسپی ہے وہ اپنے اخبار کو دلچسپ بنانے کے واسطے یوں مضامین تحریر فرماتے ہیں:

قد اندھیر ہے۔ ستم ہے۔ یوپی میں ۔ امرا الا بنیع ...
کے گورمنٹ پبلو کالونی میں پانچ گڑیاں رہتی تھیں جو ۔
خارج البلد کر دی گئیں ہمنا ثابت ہوا کہ فرقہ وارانہ پر
کام کر رہی ہے اور نظام حیدر آباد میں مذہبی قوت مفقود ہے۔
ایک عظیم الشان کانفرنس جس میں سبا ... ہونے چار
آدمی جمع تھے بمبئی میں ہوئی بمبئی کے ... کیا اندا
اگوا کاسے تھے۔ آپ نے صدارت ... باشتیاق ... نیا
عصبیت اسطرح کھولا کہ ساری محفل نظام نظام سُن کر
گونج گئی۔ آپ نے پُر زور مطالبہ کیا کہ جو
الزام نظام پر عاید ہوتے ہیں اُن کی
پوری تحقیقات ہونا چاہیے ... کہ
کہ پا بدست دگر ودست بدست دگرے
صدر نشین یعنی دیباچہ کے سامنے نظام
کو جواب دہی کے لیے پیش کرنا چاہیے اور
ریاست میں نظام اپنے خلاف جلسے نہیں
کرنے دیتے مگر یہ نہیں بتایا کہ ایسی
کونسی ریاست ہے جو اپنی مخالفت میں
جلسے کرنے دیتی ہے، وہاں تقریر اور
پریس آزاد نہیں اس سے بحث نہیں
کہ ہندوستانی ریاستوں میں ہر جگہ
زبان کا قفل اور پریس پر ہلیں پہرے کا
رہتا ہے کوئی ایسی اسٹیٹ قائم کیا سکتی
ہے جو سامنے کی اور سادہ انصاف کی
حکومت ایک سا ... ہے اور اپنے
معاملات میں ... کو آزادی ...
ہے تحقیقات ہی بُرائی کے انسداد کی ایک
ذریعہ ہے، مگر اچھائی کی ... ہے
جس کی تحقیقات نہ کی جائے اور وہ بُرائی نہیں جس کا
سدباب تحقیقات سے نہ ہو سکے۔

تحقیقات صدر ریاست سے ... الفاظ
دیگر کسی تھانہ دار یا ہیڈ کانسٹیبل کے سامنے، اور ریاست
کی تفصیل اپنی سفارشات کے ساتھ کمیٹی پیش کر سکتا ہے
دستانکہ نظام حیدر آباد کو چاہیے کہ اپنی حکومت میں ہندو
مسلمانوں کو ... آزادی عنایت کریں
اور ... تبلیغ کے ... کرا ...

میں لڑ رہے ہیں۔ لاہور کے متعدد ... نویسوں کو
بجائے ایک طرف گائے کا سینگ تو دوسری طرف
طرف مسجدوں میں باجا بجانا ضرور ہے۔ اور اگر یہ شہر
تو پھر ایک ہی مطالبہ قبول کریں یعنی ذبیحہ گاؤ معاف
حل ہو چکی ہے اب مسجدوں میں ڈھول بجانے کی
پرواہ ملنی چاہیے۔ کوئی حاکم مختون ہو اور حاکم
حاکم دیگر ہو جائیں تو اچھا ہے ہو سکے تو مالوی
اور وجاہت ریاست کے انتظام میں تخت سلطنت پر



اڑو بے ۔ ڈوبے ۔ المدد ۔ المدد
پیارو گھبراؤ نہیں ۔ یہ لوطف محافظ ہے

حاشیہ چڑھا ہے ہے کوئی متعصبانہ مطالبات نہیں
ہیں ... سوال ہے جو ہر کتا ہے، وجہ ہے
مفرری ہے ... سامنت کیے جا سکتے تھے
جب ... سلمان ہوتا دلیل معقول ہے اسلیے
کہ سلیان کے مقابلہ میں آجتک تعصب نہیں کیا گیا
برٹش گورنمنٹ خود بھی ریاست کے اندرونی حقوق
میں مداخلت کا حق رکھتی ہے۔ جو ... ہوسکے
ہو جائے یعنی کم از کم انڈین نیشنل کانگریس کے ہاتھ میں

انتظام کی باگ دیدی جائے۔ ہر کس و ناکس جو چاہے
آنے دے کے کانگریس کا مہرہ بنے نظام کو بے دخل
کرنے کا جواز ہو گا۔ قانون تحفظ وہاں ... کام
لینے کا حق کسی مختون رئیس کو نہ ملنا چاہیے۔ ... جانے
والوں پر آفت آئے۔

کہیے حضرت یہ ہے دلچسپ مواد یا نہیں؟

(۳) دلچسپی کا ذریعہ ہے ظرافت۔ جو پرچہ کوئی ہستی
نہیں رکھتا جو زبردستی ظریف نہ بنے۔ چاہے اس
ظرافت کے حلقوں خود مسخرہ بننا
اور یہ کہنا پڑے۔ ... ہو بیٹا
ہم ... تماشی کی ... با شخص
نہیں بلکہ تمام فرقے کا دل دُکھے۔
مثلاً کہیں ایک برہمن نے کسی کے
ساتھ بدفعلی کی اور دھر لیا گیا۔ اس
خبر پر ایک جیٹ پٹا مضمون ضرور
لکھنا چاہیے اکھا جاچکا ہے شکل یہ
مسلمانوں کے ... فرض نہیں ہے
... اور یوں لکھنا چاہیے ... کے
ساتھ بدفعلی ... فرزند ... بے
ہوش کی۔ ... کو
ماتم کرنا چاہیے۔ غرور کا ... ہند
کس ... ہیں گائے کی عظمت پر
مجبور کرتے ہیں ... جو ہند وہس
مضمون کو دیکھے اسکے دل میں گھاؤ
ہو جائے۔ اور جو کچھ فہم مسلمان سے
دیکھے اسکی آنکھیں کھل جائیں تو
ایک دلیل قومی ایقان مذہب ہندو
کی ہاتھ آ گئی۔

اگر کسی شخص کا ادب ڈر کے نام آ جانے مگر تحریر میں
ساری دُنیا کو اُڑن ... کے ... جلسہ میں پھینک دے
یہ ایک ظریفانہ چال ہے مضمون ہو ایک فرضی شخص
کے متعلق اور دُنیا ... ہو جائے۔ تمام ... کی
آپ سوال کرینگے کہ یہ کیونکر؟ خداوند نعمت جب آپ
کہیں گے کہ یوپی کے ایک شاہ صاحب ہیں۔ آدمی
ہیں بہت مقبول۔ مریدوں کی تعداد بھی ... ہے

زیادہ ہے۔ پان کھاتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ انکے دیگر
صفات بھی زمینی انسانوں سے ملتے ہیں بجز اس عفت
جو دیگر انسانوں سے مابہ الامتیاز ہو وہ بیان کی جائیگی
اسلیے کہ ناول کیسا اٹھ کھڑا ہوگا۔ اور ممکن ہے کہ یہ بھی
مالک قانون تعزیرات ہند ہیں۔ اور صاف و سادہ تاریخ
پر بڑا کام شروع ہو جائے پس اندریں حال تا متشخص ہو یہاں
ذات کیلئے ضروری است۔ پھر ان کے بارے میں کرانے کیلئے
کرملت المشائخ میں مبتلا ہیں خدمتگار کو ہر شب تین مرتبہ
خاطر مدارات کرنی پڑتی ہے تو ناظر مضمون ذہنی توجہ
اندازی پر مجبور ہوگا۔ یہ قرعہ اُسکے ذہن میں جس شخص
کے نام نکل آئے گا فوراً خواہ وہ غریب اس بہ
حرکت سے بری ہو یا نہ ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اوصاف مختصر کر
انسانیہ اپنی ذات میں موجود پا کے اپنے نفس کو
قابل قرعہ سمجھے یہ بھی نہیں تو دلچسپی کی چاٹ میں اخبار
نویس صاحب لوگوں کی ماں بہن کے ساتھ بے تکلف
تخیل شروع کر دیتے ہیں۔ واقعہ قابل ظرافت ہو یا نہ ہو
ایک زمین کی کسی ایک آسمان کی اور مضمون ظرافت مضمون
کی کیاری آپ اقوال صاحبہ سے سینچ دی۔ کبھی کسی
مجہول الاسم کی جورو کے فرار ہونے کا واقعہ ہے کبھی
سوتیلی ماں کے عشق کا فرضی فسانہ۔

(۳) اب تو افسانے کا ذکر ہی آگیا۔ اسے بھی دلچسپی
کے وجوہ میں خاص منزلت حاصل ہے۔ یہ ایک عام مزاج
ہوگیا ہے کہ چھوٹے چھوٹے بیکار اور بے نتیجہ افسانے صفحہ
بھرنے کے لیے ہر اشاعت میں ضرور درج کیے جاتے ہیں
اگر افسانے لکھے جائیں تو مضمون کی دم بہت بڑھ جائے
لہذا ہم پلاٹ بنائے دیتے ہیں ان ملخصات میں سے جو
افسانہ ابھی تک اچھوتا ہو عام اجازت ہے کہ اُسکی
تفریعات و تفصیلات پر جس کا جی چاہے طبع آزمائی
کرے مثلاً:-

— رانی سرنگانے ملک و وطن کی محبت میں الفت
شوہری کو بھلا دیا۔ شب کو راجا جان کی چھاتی پر چڑھ بیٹھیں
اور ایک ہی وار میں دار البوار کی راہ طے کرا دی۔ دھنیہ
ہے بھارت کو جس نے ایسی بھارت سیوک
کنیا جنی —

— نور افشاں ایک غیور دل کی لڑکی تھی جس کی
شادی ماں باپ نے نصیر اشرف سے کر دی تھی۔ خاوند چلبلا
تھا چلتے تو نور افشاں کو کرم علی سے جو پھر دیو پر دیکھی تھی
اور اسکا تمرین تمدن پر عامل۔ نالائق شوہر دل میں پشیمان
ہوا اور اس نے لکھیا تھا کہ اپنی بیہودگی کا ثبوت دیا۔
ایہا الناظرین انصاف طلب ہوں کہ اگر نور افشاں
نشۂ شباب کی متوالی نور افشاں مظلومہ نور افشاں یا دو
جذبات فطریہ کی اسیر نور افشاں یہ نہ کرتی تو کیا کرتی

— رانی کملا پتی کی شادی ایک چھڑوس مہاراجہ سے
ہوئی شب عروسی رانی کملا پتی نے نکال کے کٹار راجہ کو سفر
خاص روانہ کر دیا۔ دھنیہ ہے دھنیہ۔

— جنم علی اور کرم علیسی اور نصیر ایک طوائف پہ عاشق
ہوا بی بی کو انتقام کی سوجھی۔ اول تو سامنے منڈوں کا
بیجا برتاؤ۔ ہر وقت تانا تسنا۔ ہر طرح سے بھی جلانا یوں ہی
اس غریب کو مارے ڈالتا تھا اس پر یہ نیا ستم اور ضعف عفت
ہوا۔ بشیر نصیر کا دوست تھا وہ نصیر کی حرکت اور سطح
نسوانی حقوق کے آلات پر جوش یجہیں ہوا اندر خانے
چالیس چلنے کے بعد آخر نصیر کی جگہ بشیر نے پائی۔
نصیر نے اپنے دوست کو بعد پشیمانی ایک خط لکھا جسکا
حرف حرف جیبت صدق و انصاف کی دلیل ہے۔

"پیارے بشیر قبل اسکے کہ یہ تحریر تم کو ملے۔ تمہارا نصیر
اس دنیا سے چل بسا ہوگا۔ تم واقعی ہمدرد بنی نوع ہو
اور نصیر واقعی مستحق صد ہزار لفریں۔ شکیلہ عصمت و
عفت کی دیوی ہے۔ مروت و اخلاق عالیہ کی مجسم تصویر
ہے وہ تمہارے ہی قابل تھی۔ چند روز اس طرف نصیر
تم کو بیوفائی کا مجرم سمجھتا تھا مگر اب نہیں ابکو ملک الموت
سامنے موجود ہے جس نے اپنے نشتر سے تمہارے نادان
نصیر کی آنکھیں کھول دی ہیں اور وہ رشک و رقابت
کے خیالات سے جدا ہو کر آئینۂ مرگ میں جلوۂ عدل و انصاف
دیکھ رہا ہے۔ تمہارا نصیر دعا کرتا ہے کہ تم شکیلہ پیاری
شکیلہ کے ساتھ تا قیامت مزے اڑاؤ۔ دیکھو اسکے
ساتھ ایسا برتاؤ نہ کرنا کہ وہ اپنے اُس فعل پر نادم
و پشیمان ہو جو اسنے محض کثرت نصیر کی بے پروائی کی
وجہ سے نا دانستہ اختیار کیا ہے"

واقعی حضرات شکیلہ عفت و عصمت کی دیوی ہے
اگر نصیر اور اسکے عزیزوں نے برا برتاؤ نہ کیا ہوتا تو وہ
ہرگز نصیر کو نہ چھوڑتی۔ وہ نصیر کو اسوقت بھی بھولی
جب کہ بشیر کے گال پر اُسنے انگلیاں رکھ دیں۔ مینگیاں
وہ اس حال میں بھی بیتی رہی۔ دوسرے کا
گالوں کی جگہ نصیر پیارے نصیر پیاری جان وہ دل سے
مالک نصیر کے رخسار ہوتے۔ تم نصیر کے دوست ہو تم
میں نصیر کی بو آتی ہے۔ بس یہی وجہ ہے کہ وہ تمہاری
طرف جھکی۔ دیکھو نصیر کو اسکی خبر نہ ہونے پائے ورنہ وہ اپنی
عادت کے بموجب بدگمان ہوگا اور اس نیک نیتی کے بہت
معنی سمجھے گا۔" اللہ رے عشق شوہر!

(۴) نوادرات بھی دلچسپی کا جزو ہیں۔ مزدور کو سیاح کا ہوتا ہے
مقبول خاطر ہوتا ہے کہ وہ نادرات روزگار کے خزانے کا
مالک ہے اور اُسنے فیاضی کے ساتھ اہل محفل میں بے تحاشا
تقسیم کیا اُدھر اہل محفل کھلے دل سینے سے باہر نکلے اور
سیاح کی ریش کی گرہ ہتا میں بھاند پڑے۔

ازدواجی مشین قطب شمالی کے اُس پار ایک ہاتھ سے
ایسی عمدہ مشین ایجاد کی ہے کہ لس واہی واہ۔ وہاں میاں
بی بی میں اب فساد ہی نہیں ہوتا۔ یہ مشین ایک جھگڑے کی
ہے جس میاں بی بی پر آئندہ تباہ ہو سکتا ہے۔ یہ
جھگڑنی اُنھیں کے ہاتھوں میں دم ہو جاتی ہے
پھر ایک بھیڑ بطور قربانی ذبح کیا جاتا ہے اور جھگڑالو
دونوں کے ہاتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

رد فہ

زمین و آسمان

خاص الخاص رعایت

قیمت ۱۰۰۰ روپیہ

دو روپیہ میں ۱۶۰۰ صفحات

ہر علم و فن کی اجزائی کتب رکھی گئی ہیں سے جو جو مطلوب ہوں
شرق سے ذریعہ وی پی آج ہی خط بھیجکر منگا لیجئے یعنی کوئی سی
ایسی کتابیں دو روپیہ کی خریدیے جنکے صفحات کا مجموعی حجم ۱۶۰۰ کا
ہو جاوے۔ مثلاً ایک روپیہ میں مفت ۸۰۰ اور چھے روپیہ
میں زیادہ ہوگا۔ غرضکہ اسی نسبت سے حساب پھیلا کر بتا
روانہ ہوگی مبلغ عام کی فرمائش پر ایک جنتری ۱۹۲۷ء یا ایک
ناول بھی مفت روانہ ہوگا۔ مگر محصول ۸ رقم تار پر ہوگا یہ بار
ناول اجزائی تصنیفات اور جواہر وغیرہ وغیرہ بھی اس میں سے
منگائیے ہر قسم کتب بھی کفایت سے روانہ کی جاتی ہیں۔ سیر وغیرہ
وغیرہ میں کتب منگانے کا پتہ

منیجر اردو بک ایجنسی لکھنؤ

ساڑی۔ باڈی۔ پولکہ وغیرہ پر کچی کامدانی یا زردوزی کا نفیس کام کارخانہ حافظ مسیتا محمد رفیع صحبتیا باغ لکھنؤ سے تیار کرا لیجئے

غزل اخگاہ

شعور دل کے چارہ کی کچھ چارہ نہیں
حضور رنگ بچل کی اثر منگار نہیں
دبارے سرعہ حسن ایسا کوئی بار نہیں
دل اٹھتے ہیں ہم کیے اور اک انکار نہیں
سرعہ جادے مجہ کو مہیں دن سے تہیں سلسلہ
وہ لینا لینا کی آوازوں میں پکار نہیں
سحر بنتا ہے سب پر سمند عمر رواں
سمند عمر رواں پر کوئی سوار نہیں
یہ کہتے پھرتے ہیں دنیا تمہیں سے طالب شب
ہمارے قبلہ و کعبہ ہو کہ شکار نہیں
مگر تمہاری ہے حال کھل رہا ہے شریر
تمہیں نظر ہو کیے دل پر اختیار نہیں
شاتے اگر جو کیا از دل جو سرو
وہ مجہ ہیں شوق سے شدہ تو فرسا نہیں
کرو شہر و عاشقی سے بہرہ و بھی مراد دل
کہ میں تمام نہیں دل مرا مرار نہیں

ق

قفس کی تیلیاں چلنے سے تو ڈر کرنا جائے
نئی جو مرغ حرم میں کو پر فسرار نہیں
رہائی پاکے وہ نکلا ہے شوق بہار
کہ ہے بہار کے تھا ایک دم قرار نہیں
چمن میں پہونچا تو پوسیں اسے نشتر آئے
کہ نہ بیر میں درخت اور برگ و بار نہیں
پروں میں ڈال کے سر ایک شاخ پر بیٹھا
کہ باغبان سے گریہ قضا و چار نہیں
بکھا ڈیرے کٹی پھر بھی کاٹ دل کی
سبب یہ تھا کہ نشیمن تھا سایہ دار نہیں
پکارا ماں کہ موسم ہے اب تو پت جھڑ کا
یہاں سے جاکہ یہ جائے مزار نہیں
جو سوتی طاقت پرواز کچھ تو جو جانا
شنی خدا اسے وہ ہزار نہیں
اڑا نہ مرغ تو صیاد رسیدہ کر کے
وہ ہے بہار کے پیچھے یہاں بسا نہیں

پیا ہوا نے کا ڈھیلا تو بڑے مرغ ہوئیں
تجھے نظر مجھ دل پر دسترس نہیں
اب اور کیا کہوں دنیا نہیں ہو قدر شناس
اساتذہ میں جو اخگاہ کا شمار نہیں

اخگاہ ۔ الہ آباد

یوں کہنے سُننے کو آسیاں مرد ہیں سبھی
پر سچ کہوں کہ لالہ جواں مرد ہے تو ہی

عرب کے ایک شاعر صاحب جبرئیل بزدلی کی مدت اور شجاعت کی تمہید و تصنیف میں کمال رکھتے تھے۔ انکی نظمیں نامردوں کو رستم بنا دیتی تھیں۔ میدان جنگ میں جب کو گیت انکی زبان سے نکلے ہوئے اشعار پڑھتے تو ہر ایک کا شمشیر جوش سے کھنچا جاتا تھا زور میں حرکت پیدا ہوتی تھی مرزیاں غیر تیوں کے کان کترتیں بہادری کیرباں سنگلیوں کے بجائے تان مگرونہ بھینسیں پلی پڑتیں۔ بادشاہ نے دل میں کہا کہ شجاعت کے دو کا مدد اور دشمن سے نفرت کرتا ہے۔ انکی زبان میں اثر ہے۔ انکی صرف کے میں اسی کو سپہ سالاری کا عہدہ سپرد کرنا چاہیے اسکی زبان سپاہیوں کو خوب ہو ولگی اور یہ کبھی قرار پر فرار کو ترجیح نہ دیگا۔ آپ جانتے تھے زمانے کے بادشاہ صاحب عزم ہوتے تھے۔ جو زبان سے نکلا وہی ہو گیا۔ جبرئیل شاعر صاحب کچھ دنوں تو عیش و آرام سے تنخواہ لے کے پیچھتے رہے مگر ایسے آخر وہ وقت آ گیا کہ سلانہ جنگ چھڑ گئی میر شاعر و رزم نے طرح حرب و ضرب کا مصرعہ تقسیم کر دیا تاریخ مقرر ہو گئی شاعر صاحب اپنی ترجیع کرنے کے روز شاہ سمجھے اور ایسے دلائی جو مردکھاتے کہ جیوں ضعف میں جان دی سے تعلق رکھا ہے کہ دشمن کی عزت ایک خلعت سے ملا دیں مبارز طلب ہوا بادشاہ سلامت نے شاعر جبرئیل کی قوت دل پر دوستانہ و کرنے کے مشتاق تھے حکم ہوا کہ جبرئیل اس سے قریب اوڑ وڑے تو یہ بھی عرض ہوا کہ شکر گیا۔ ہر مصرعے میں شکر گزار ہو کا جب نکلا۔ اور کو اور کہ معدہ شاہ برسر نکالتے کی مشتاق

کرتے ہیں مگر ہمیں معذور ایک الہ کے سکتہ پیدا کر دیتا ہے کہ گزرتے کی طرح ڈکار لیتے ہیں۔ شدت سے ٹانگیں بجتی ہیں وہ رہ جاتے ہیں۔ آخر بادشاہ نے کہا کہ تیوروں سے کچھ اور پوچھا کیا ہو گیا ہے؟ گردن جھکا کے بولے جا جائیں بال بچے دل میں لگے ماں باپ کو گالیاں دیں یہ کمبخت نے اسی دن کے لیے شاید جنا تھا۔ خدا کی مرضی قبیل ہوئی یہ بھی نتیجہ نکلا اگر ایسی جانب آدمی نہیں جو شجیع نامی طرح ہیں۔ اب ان ہوس ناکیوں کے شخص قبیل ہیں بزدل سے کون کہے کہ تصدیق نامہ وضع میں زمانہ نے تحریر کی لت روز دن اور دامن میں پہنچتے جا رہے ہیں منتظر یہ مصروف کی تفصیل ہو گی۔ کوئی رکن سالم نظر آئے گا۔ انت ہے اہل عرب۔ جبرئیل شاعر شعر کی اور فارس میدان سخن وری میں بڑا فرق ہے۔ غرض دل سے باتیں کرتے حریف کے سامنے ہو گئے۔ اور جاتے ہی اپنی شان میں قصیدہ پڑھنا شروع کر دیا۔ دشمن تو ایسا تو دیا تجربہ قبیلے کے جوان ایسے سورما تھے کہ کبھی زندہ بکڑ دیتے تھے دشمن سے قسمیں ہوں کے لوٹتے اور کوئی پیٹھ پھیرے تکو لے میں دو پڑ کرتے۔ مبارک ہو تجھے شریں عبرت میں جوں کو سمجھا ایسے سورماؤں کے مقابلہ میں بچ کر ہیں کہ آیا ہے اور ایسے باپ دادا کے فرزند بھلا اپنی نہیں کرتا۔ دشمن تھکتے قصیدہ پڑھتا جیلوان ان کی خوش کلامی پر مجبور شاہ ادا ڈٹ گیا۔ اتنے میں شام ہو گئی اور لڑائی بھی الٹ رہی۔ بچنے جان بچی اور لاکھوں پائے۔ بادشاہ نے کہا جبرئیل صاحب آپ تو دوڑ گئے تھے پھر کیا ہوا جو بغیر لڑے بھڑے چلے آئے عرض کی کہ حضور وہ شکر کا ہوں یہی شجاعت سے گزارا کیا کہ سب زبان پر تیر ہو گیا ہوں۔ دوسرے دن پھر وہی سپاہ نکلا اور بادشاہ سلامت نے انہیں کو دھکیلا کہ جاؤ۔ انکی نظموں نے حریف کو ایسی ٹکی بڑھائی کیا تیغ شیشے پر اٹھا کے رو کے بادشاہ کا طبع ہو گیا۔ اگلے دشمنوں کا ذکر اس پر عرضی کہ گنا کام زبان سے لیا۔ زبانی کہنے میں حریف کو گرفتار کر لایا۔ اور دوسرے ہی روز ہی آپ عہدے سے مستعفی ہو گئے۔ زبان تیغ سی کمال ہو کر خدمت کے سے تیغ کا کام نہیں۔ آجکل اس حکایت سے بھی زیادہ عشقیت ایک قصہ پارس کا ہو رہا ہو الجلد کیجئے



"چال" اقتصادی شرح مبادلت

"شنابی صاحب! تم بیٹھی تماشا دیکھو۔ چال چلنے کی ضرورت نہیں میں تو موجود ہی ہوں تمھاری طرف سے بھی چال چلونگا۔ پونڈ کھائے روپیہ کو روپیہ کھائے پونڈ کو۔ بہرحال جیتی ہوئی گوٹیں تو خیر ہارے ہوئے مہرے بھی بازی ختم ہونے پر ادھر ہی رہینگے"

نوٹس ضمن ظاہر کرنے سبب کے کہ اجرا کیوں نہ کیا جائے

بعدالت ریوانی اجلاس جناب [illegible] سید [illegible] حسین صاحب جج ماتحت جہاد ضلع ہردوئی مقام ہردوئی۔
مقدمہ ریوانی نمبر ۱۰۱ سنہ ۱۹۲۳ء
مقدمہ اجراء ڈگری نمبر ۱۹ سنہ ۱۹۲۳ء
فرم رام لال بہاری لال واقع [illegible] معرفت [illegible] ڈگریدار
بنام
مہابیر پرشاد وغیرہ ... مدیون ڈگری

۱۔ مہابیر [illegible] پسر [illegible] قوم کھتری ساکن [illegible]
بنام ۲۔ شیو دیال [illegible] پرگنہ بیدہ [illegible] تحصیل شاہ آباد ضلع ہردوئی

ہرگاہ ڈگریدار نے عدالت ہذا میں [illegible] [illegible] ڈگری [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

لہٰذا آج تاریخ ۲۲ ماہ نومبر ۱۹۲۳ء کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم بحروف انگریزی

وقت حاضری بعدالت جج ماتحت صاحب بہادر ہردوئی ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک۔

قرقی جائداد اجرائے ڈگری

حکم اشتمالی عدالت جائداد غیر منقولہ

حسب آرڈر ۲۱ [illegible] ضابطہ ریوانی

بعدالت ریوانی اجلاس جناب مولوی سید خورشید حسین صاحب جج ماتحت جہاد ضلع ہردوئی مقام ہردوئی۔
مقدمہ نمبر ۱۰۲ سنہ ۱۹۲۳ء
مقدمہ اجراء ڈگری نمبر ۱۹ سنہ ۱۹۲۳ء پیشی ۹ دسمبر ۱۹۲۳ء

فرم رام لال بہاری لال واقع [illegible] شہر [illegible] معرفت
دیبی پرشاد [illegible] قوم [illegible] ساکن [illegible] شہر [illegible] ڈگریدار
مالک فرم مذکور ...
بنام
مہابیر پرشاد وغیرہ ... مدیون ڈگری

۱۔ مہابیر [illegible] پسر [illegible] قوم کھتری
بنام ۲۔ شیو دیال } ساکنان قصبہ بیدہ [illegible] پرگنہ بیدہ [illegible] تحصیل شاہ آباد ضلع ہردوئی } مدیون ڈگری

ہرگاہ ڈگریدار نے [illegible] ڈگری [illegible] ماہ [illegible] ۱۹۲۳ء مقدمہ ریوانی نمبر [illegible] سنہ ۱۹۲۳ء [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

آج تاریخ ۲۲ ماہ نومبر ۱۹۲۳ء کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — فرد متعلقہ

(تصریح دستاویزات قرقی طلب بقدر نصف یعنی ½ حصہ)

نمبر شمار	کیفیت دستاویز	نام کاتب	نام مکتوب الیہ	تعداد روپیہ	تاریخ تحریر دستاویز	تاریخ رجسٹری
۱	رہن نامہ [illegible]	کریم [illegible]	جھنڈو لال	[illegible]	[illegible] جون ۱۹۲۳ء	[illegible] جون ۱۹۲۳ء
۲	رہن نامہ [illegible]	"	"	[illegible]	[illegible] جولائی ۱۹۲۳ء	[illegible] جولائی ۱۹۲۳ء
۳	رہن نامہ [illegible]	سید [illegible] حسین	"	[illegible]	[illegible] جولائی ۱۹۲۳ء	[illegible] جولائی ۱۹۲۳ء
۴	[illegible]	"	"	[illegible]	[illegible] جولائی ۱۹۲۳ء	[illegible] جون ۱۹۲۳ء
۵	رہن نامہ [illegible]	[illegible] بیگ	"	[illegible]	[illegible] جنوری ۱۹۲۳ء	[illegible] جنوری ۱۹۲۳ء
۶	رہن نامہ [illegible]	"	"	[illegible]	[illegible] اگست ۱۹۲۳ء	[illegible] اگست ۱۹۲۳ء
۷	رہن نامہ [illegible]	[illegible] علی	"	[illegible]	[illegible] جون ۱۹۲۳ء	[illegible] جون ۱۹۲۳ء
۸	رہن نامہ [illegible]	[illegible]	"	[illegible]	[illegible] جولائی ۱۹۲۳ء	[illegible] جولائی ۱۹۲۳ء
۹	رہن نامہ [illegible]	"	"	[illegible]	[illegible] ستمبر ۱۹۲۳ء	[illegible] ستمبر ۱۹۲۳ء
۱۰	رہن نامہ [illegible]	"	"	[illegible]	[illegible] نومبر ۱۹۲۳ء	[illegible] نومبر ۱۹۲۳ء
۱۱	رہن نامہ [illegible]	حکیم [illegible] علی	"	[illegible]	[illegible] جنوری ۱۹۲۳ء	[illegible] جنوری ۱۹۲۳ء
۱۲	رہن نامہ [illegible]	"	"	[illegible]	[illegible] مارچ ۱۹۲۳ء	[illegible] مارچ ۱۹۲۳ء

تفصیل مکانات نیلام طلب بقدر نصف یعنی ½ حصہ

۱۔ ایک قطعہ مکان سوم [illegible] نمبری [illegible] واقع قصبہ بیدہ [illegible] پرگنہ [illegible] تحصیل شاہ آباد ضلع ہردوئی محدود ذیل

پورب	پچھم	اُتر	دکھن
سڑک سرکاری	مکان رام کشن	زمین افتادہ	[illegible]

۲۔ ایک قطعہ مکان نمبری [illegible] واقع قصبہ بیدہ [illegible] پرگنہ [illegible] محدودہ ذیل

پورب	پچھم	اُتر	دکھن
سڑک سرکاری	مکان [illegible]	[illegible]	زمین افتادہ

تفصیل باغات نیلام طلب بقدر نصف یعنی ½ حصہ

۳۔ ایک قطعہ باغ نمبری [illegible] تعدادی [illegible] واقع قصبہ بیدہ [illegible] پرگنہ [illegible] تحصیل شاہ آباد ضلع ہردوئی واقع ہے۔
تفصیل آراضی نیلام طلب بقدر نصف حصہ واقع قصبہ بیدہ [illegible] پرگنہ [illegible] تحصیل شاہ آباد

۴۔ آراضی محال [illegible] علی — آراضی محال محفوظ علی

نمبر خسرہ	رقبہ	نمبر خسرہ	رقبہ
۲۹/۱	[illegible]	۱۳۱۵	[illegible]
۹۳/۱	[illegible]	۱۵۲۵	[illegible]
۱۰۸۳/۳	[illegible]	۱۵۴۳	[illegible]
۱۱۲۹، ۱۱۳۰	[illegible]	۱۳۵۸	[illegible]
۱۱۳۶ منجملہ	[illegible]	۱۳۶۳	[illegible]
۱۱۳۷ منجملہ	[illegible]	۵ قطعہ	[illegible]
۱۱۲۵	[illegible]		
۱۵۶۸	[illegible]		
۱۳۶۵	[illegible]		
۸۹۲/۱	[illegible]		
۹۸۳/۳	[illegible]		
۱۱ قطعہ	[illegible]		

وقت حاضری بعدالت جناب سب جج صاحب بہادر ہردوئی ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

دستخط حاکم بحروف انگریزی

مرتب کردہ محمد شفیع محرر اجرائے ڈگری

جائے میں چھپ کر شائع ہوا ہے۔ قصہ تو یہی لنذا ہم کہتے ہیں ڈبل درویغ بر گردن راوی سے

ماویان آثار و ناقلان اخبار و حاکیان حکایات کہن و کاشفان رموز سنگھٹن و معرکہ آرایان میدان ہاری و نکتہ سنجان دقائق خوش بادری و نا تحقان فکر خیال تو ہم و کشتی گیران رزمگاہ حرف تکلم و نبرد آزمایان عرصہ ووٹ وحیت پٹ کنندگان پھڑ او لنگوٹ اس گرجے مردے کی چٹیں یوں سوتتے ہیں کہ جب شہسوار میدان لفاظی وستانی شیر درشت چنگال بیابانی برہم زن انجمن کانگریس آنجہانی یعنے جناب لالہ لاجپت رائے صور ما ہر گیانی نے ۱۹۲۶ء میں بکار و زنی لفظ و حرف کی بدولت خلوت گزین مجلس فرنگ ہوئے تو آپ نے بذریعہ سکریٹری آف اسٹیٹ حکومت برطانیہ کی خدمت میں اپنا دیرینہ ذرا لگایا

یہ یوں پڑھا۔

بندہ دعیال دار ہے۔ ننھے ننھے بچے ہیں صدرت لالہ کی ایک ویرکیدانہ یعنی بیوہ کنیا بھی ہے اور وہ بھی بچے والی ہے ان سب کی پرورش کا بار اس عاجز درماندہ کی پشت خمار پر ہے لیں رحم! رحم!! اے میری ایماندار رحیم عادل حکومت رحم!!! سے

سر کعب پیش تو اے ظل اللہ آمدہ ام
شیر پنجاب نہیں بن کے روباہ آمدہ ام

ارے اپنے بال بچوں کا صدقہ اپنے زر و بازو کا تصدق اس نیست کی بندی بچھڑا دے بچھڑے عزیزوں سے ملا دے۔ وکالت کے اڈے تک پہنچا دے اور نہیں تو جتنے دن قید کے باقی ہیں وطن آوارگی میں بسر کرنے کی اجازت دے یہ عاجز غلام ہے غلام ہے غلام ہے سو بار کہتا ہے بیکس ہے غریب الدیار ہے گناہوں سے شرمسار ہے قسم لے لیجیے جو پھر بھول کے بھی ملکی خدمت کا نام لے۔ سچے انگریز آگئے۔ بندہ شرم ہے جو ہونا تھا وہ ہو گیا آپ ذرا نظر دیکھیے۔ آپ کا نمک مارے گا۔ سب شرطیں قبول ہیں جب تک یہ بندہ جیے گا پانی پی پی کے دعائیں دیگا۔

اس عبارت کا ترجمہ زنانی زبان میں یوں ہو سکتا ہے کہ جیسے کوئی عورت ایسی درخواست کرتی تو یوں کرتی۔

یہ بندی گندی اللہ رکھے گھر بار والی ہے اٹھاؤ چولہا نہیں۔ بال بچے دار ہے گگوڑی ناشتی نہیں۔ ارے خدا کیلیے میری سرکار میرے ننھے ننھے بچوں پر رحم کیجیے۔ میری بندی پر کرم کیجیے۔ اللہ اتنا بھی اپنی رعیت کی طرف سے دل بھر نہ کرنا چاہیے۔ خطا ہو ہی جاتی ہے پھر کیا ذرا سی بات کا بتنگڑ کوئی بناتا ہے۔ ارے میری جان چھوڑیے۔ ہائے اللہ کس مصیبت میں جان پھنسی۔ ان نگوڑوں کو کیا کہہ کے کوسوں جنھوں نے پڑھا دے دے کے تعریفیں کر کے تو کھلوائی آپ تو اچھے رہے مجھے ہتھکڑیاں پہنا کے نگوڑے قید خانے میں ڈلوا دیا۔ کان پکڑتی ہوں اب کبھی ایسی خطا نہ ہو گی سے

قربان جاؤں بندی کو آزاد کیجیے
آزاد کر کے بندی کا دل شاد کیجیے

میں اقرار کرتی ہوں کہ اب کبھی دو ہونٹ نہ کھولوں گی۔ چاہے ہندوستان نگوڑے میں آگ لگ جائے۔ اچھا گھر نہیں جانے دیتے تو نہ سہی۔ میری جان چھوڑیے کسی طرف اور منہ کالا کروں نئی دنیا میں رہوں گی۔ مری شہر بساؤں گی۔ میری سرکار آپ کے انصاف کی شہروں شہروں دھوم ہے آپ کے پنجاب میں چراغ جلتا ہے۔ اس چراغ کی روشنی چاند سورج کو ماند کرتی ہے۔ اللہ جانتا ہے بڑی مصیبت میں ہوں۔ نگوڑا دل دھڑا دھڑ دھڑکتا ہے۔ آنکھوں سکھ کلیجے ٹھنڈک پیر دار بڑے دولت بیٹے بڑے۔ سرکار دودھوں نہائے پوتوں پھلے۔ ایک ایک رومیں میں ہزار ہزار دم ہوں ہر دم میں ہزار بچے مدغم ہوں۔ آپ کی داسی ....

اور اگر اسی مضمون کو لالہ شاہی اردو میں ادا کرنا ہو تو یوں کہہ سکتے ہیں۔

ے سائل درخواست دہندہ .... گورنمنٹ کا خاکپا ہے حسب ذیل عرض رسا ہے۔

اول آنکہ فدوی یک عدد اولاد مشفقہ دستاویز جس کے کئی عدد اولاد خرید اور بھی تا آن منعقد شدہ میں جلوہ گر ہو چکی ہیں رکھتا ہے۔ منجملہ ان کے ایک عدد برخوردار بھی ہے جس کا شوہر بتقضائے اجل ایک طفل خورد سال چھوڑ کر فوت ہو گیا مگر طفل مہ اور بیوہ بفضل خدا لگا ہے اور ان ہر دو بیٹے کی خورد و نوش بیوہ نادہ کی پرورش بھی فدوی کے ذمہ واجب الادا ہے۔

دوم بیش آنکہ در بیں ولا فدوی گردش قسمت و نیز شومئی قسمت

ونیز باغوائے کانگریس ناہنجار و قوم پرستان بد کردار و شوق و تشنہ لب پرریت برخلاف دستور سابق ایام گرفتار زندان اسا ہے گو کہ بر طبق اقوام کی شہرت انصاف و دیانتداری بمچو بوئے گل ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ فلہذا فدوی امیدوار ہے کہ نظر بر وجوہ مذکورہ بالا اسے رہائی بخشی جاوے تاکہ وہاں رہائش کے بعد اپنے قبیلے میں کاروبار کا سرانجام دیوے اور عبائے وکالت کو در خوش خوش بر ڈال کر اندرون حجرۂ عدالت مانند بلبل شکرستان قانونی چہچہہ زن ہووے کہ گفتہ اند سے

چو عاجز رانشدہ ہر دم ترا
دریں عاجزی چوں نخواہم ترا

و اگر خدائے ناخواستہ درخواست فدوی کی قبولیت میں ابہام کے از بسیار تامل حضور والا عطا فرما کر بپروانگی دیجاوے کہ فدوی نامہ سیاہ سنگھٹنے زیر دامن نگو بچے بالا ہندوستان جنت نشان کو بہ میعاد مقررہ چھوڑ کر شعر ذیل بمصداق آثار سے ترنم کرتا ہوا سے

بلبل نے آشیانہ چمن سے اٹھا لیا
اس کی بلا سے بوم رہے یا ہما رہے

مرغزار لیدب و سواد افریقہ و سبزۂ نوزیلینڈ یا امریکہ میں سکونت گزین ہووے۔ یا کوئی اور جنگل دیکھے دیکھا جاوے تازہ ترش فراکر مصروف بجا خواہی ہووے سے

ہر کجا باشد کہ دارد خوار نیست

ولہ ایضاً سے

پائے مرا لنگ نیست ملک خدا تنگ نیست

الہٰی آفتاب دولت و اقبال تابان و درخشاں و علطیدگی ہم آغوش فرقداں و دشمناں۔ بہ اطفال و زن بیوہ ناسدہ و فرزنداں باد۔

عریضہ فدوی دعا گوئے سرکار شاہی دنیا گرست و دعاگو کمترین چاکراں۔

الغرض یہ فیصلہ کہ سیدان شجاعت میں آن بان کا خاطر کی رہی یا قومی رزمگاہ میں آبروئے پنجابی شیر کی۔ ناظرین کے ہاتھ ہے۔

واضح رہے کہ لالہ شیر صاحب نے یہ حالت کہ یہ سیدہ آفتاب جوانی کے زوال کے وقت پیش کیا تھا اب بڑھاپا ہے۔ زبان میں طاقت زیادہ آگئی ہوگی [illegible]

نئے فیشن کی زردوزی ٹوپی جو مثل ترکی ٹوپی کے مخمل نے دار بیچے کام کی نہایت خوبصورت تیار کی گئی ہیں۔ ما فا مسیا محمد رفیق صحتیا باغ لکھنؤ سے طلب کیجیے

جان میں ہو یا نہو) چنانچہ جدا گانہ انتخاب کے خلاف آپ ایک حریف سے آنکھ میچ کر چیں بجبیں میری ذات کو پامال کرنے کے بعد سے ہو سکتا ہے مطلب یہی تھا چاہے (الفاظ دوسرے ہوں) - اور ابھی ابھی ملک کو وہ عرضی بھیجنے کے بعد یہ کلمات - سلاح جنگ - چہ سود - کی یاد دلاتے ہیں - کیا مسئلے کہ ایک ہندوستانی سے یوں اکڑنا اور حکومت سے دوں بچھنا دلیل بہالت ہیں قوت پیدا نہیں ہونے دیتا - مذہبی آگ پر دال پھڑک کے ہم خیالوں کو بھڑکانا اور ہم وطنوں کے مقابلے پر لے آنا بہت آسان ہے - یہ خیال دل سے دور رکھنا چاہیے کہ ملکی پالیسی خطا ہی قانونی رزمگاہ مذہبی بن جائے گی - مذہب کا معاملہ مسجد و مندر مسلم لیگ - ہندو سبھا میں طے ہو سکتا ہے جس طرح کانگریس کوئی مذہبی مجلس نہیں اسی طرح کونسل اسمبلی بھی ایسی شیر و شکر بہادری کونسل میں بیکار ہو گی وہاں کم از کم اتنی قابلیت درکار ہے جتنی عربی شاعرہ سے ظاہر ہوئی - لالا نے برا کیا جو کانگریس کی تیلیاں تتر بتر کر دیں اور ان مسلمانوں نے بھی چوک مارا جو اس خیال سے کہ بند کونسل کے رن چڑھے کہ وہاں مناظرہ مذہبی کر کے نفاق پھیلانے سے یہاں ہندو حاجی چل سکتا ہے لیکن کونسلوں میں مذہبی تصادم کی آڑ پکڑ کے برہمی و پریشانی پیدا کرنے کا نتیجہ یہ ہو گا کہ مسٹر جان بُل دونوں کی بیہودگی کا عینی ثبوت پیش فرما کے دونوں کے واسطے اسباب راحت پیدا کریں گے "کمبختو یہ جو بڑی سُرخی اور سودی کمی آزادی یہاں ہم نے دی تھیں تم اسکے اہل ہی نہیں ہو - اور یہ تو ہم پہلے ہی سے جانتے تھے بقول دہقانیاں -

"جب کے جائے بال تب کا یہی حال"

چلو - ہوا کھاؤ مسجد میں بیٹھو - مندر میں جاؤ -

راقم چپروں

الکشن کا فرض مذہبی

مذہب درستی اخلاق کے لیے ہے ؟

غلط ! خود اخلاق کی درستی اچھی بات نہیں ایک بے مصرف چیز ہے تو پھر مذہب کی کیا ضرورت -

اچھا اصلاح اعمال بیکار ہے تو نجات روحانی کا وسیلہ کیا ! ہاں کیا کہتے ہو ! تمھیں کیا خبر ہے کہ نجات ہو ہی جائے گی -

خیر تو حضرت آپ ہی بتائیے مذہب کی ضرورت کیا ہے اور اس کا فائدہ کیا ہے -

معلوم ہوا کہ تم پرلے سرے کے کاؤدی ہو شہر بھر آنکھیں ہیں نہ دماغ میں عقل ارے بھائی مذہب دل میں جگہ دینے کی چیز نہیں - وہ ایک ظاہرداری کا نام ہے جو وقت بے وقت نفع دے جاتی ہے - چند فوائد کے علاوہ جنکا ذکر آئندہ آتا ہے - جو کوئی شخص کسی اور منفعت کا قائل ہو اس سے کہدو مسجد یا مندر میں چلا جائے یا جنگل کی راہ لے تو تمام کو چھوڑ دے -

پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ شادی بیاہ میں اسکی پوچھ ہوتی ہے - کوئی مذہب نہ ہو تو رشتہ کیسے بنائیے -

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ سرکاری کچہریوں میں گواہ چھوٹے کہ گویا وہ کوئی مذہب نہیں رکھتا تو حلف برداری و اعتبار تشریف لے جائے -

تیسرا فائدہ یہ ہے کہ متروکہ جائداد میں سہم شرعی کا دعوے ہو سکے اور کیا عجب ہے کہ محرومی کا احسان اٹھانا پڑے -

چوتھا فائدہ یہ ہے کہ اسکے ذریعہ سے چند یا مضبوط ہوتی ہے اٹھے اور طلاق دے کے روزانہ زنانی کشمکش کی شفقت سے نجات حاصل کر لی -

پانچواں فائدہ یہ ہے کہ پیٹ کا دھندا اب اسی سے چلتا ہے - یہ وسیلۂ رزق ہے - تبلیغ کا بیڑا اٹھایا - شدھی کا جھنڈا ہاتھ میں لیا چوراہے پر کھڑے ہو کے واہی تباہی بکنا شروع کیا - دو ہی روز میں دوکان چل نکلی اور جو کہیں جوتا چلوا دیا تو پھر کیا پوچھنا ہے - پانچوں گھی میں اور سر کڑاہی میں - مرجعیت خلائق کہاتے ہیں اخباری شہرت دستوری ہیں -

چھٹا فائدہ یہ ہے کہ بعد حصول مرجعیت میونسپلٹی اور کونسل میں در خود آسانی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ سب سے بڑا فائدہ ہے - دیکھو نہ ؟ ایکی خوب خوب پروپگنڈے ہو رہے ہیں ایجنٹ حاصل ہوتے نہیں اور پکی پنڈت نظر آتا تھا - اب یقین رکھو کہ نجات مذہبی جتنی ہماری تیاری اور حاجی صاحب کے ہاتھ میں آ گئی ہے کنجی اور نجات کے ذریعے پرشن کونسل میں پاس ہوں گے اور قبر میں یا چتا پر پولیس کے ذریعے ان کی تعمیل ہوا کرے گی -

راقم کانگریسی

المختصرات

مدت کے بعد مسرت کی نوبت آئی وہ بھی کب ؟ اس وقت کہ صبری سال کا دم لبوں پر ہے اور سلطنت جدید کا کمند قریب ہے - بہرحال جب تحقیق ہوا کہ منجی دراصل یہ الفت العزیز صبر کا تقاضا تھا - سو نئی اس رت میں یہی ہو آگئی ہے تو تر چھینکیں - ملک کی دونالی بندوق ہر وقت فائر کرتی ہے تو نیچے کی بارش عشق کا کوڈ اکٹ ہر نئے مضمون کے پہاڑ سے بہائی رہتی ہے -

کیا مجال جو مطلع کھلے - مدول ہ لا ترہ - مذ اگر پوچھ بیٹھے نجی یا چھپے میرا بریو تو آچھیں !

آجکل ایک سورۂ فاتحہ کی ان ہٹیوں میں اشتہار دیا ہوا ہے - ۱۵ اکتوبر کے ہمدم میں حسن بانو بیگم صاحب اپنی موروثی جائداد کے متعلق اپنی والدہ نواب افروز النسا بیگم کو پابند کرنا چاہتی ہیں کہ وہ کہیں کفالت یا منتقل نہ کرے پائے اسکے جواب میں ان کی والدہ محترمہ نے بھی ایک اشتہار شائع کیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ تم ہرتی کرتی ہو - میں تو تمھیں برونی کے سامنے عاق کر چکی ہوں تمھیں کچھ بھی نہیں لوگ کہتے ہیں کہ یہ ایک شخص کی جنایت ہے اور ماں کا جواب صاحبزادی کی طرف سے ایسا دیا جائے گا کہ اس بہن کی حق تلفی میں جو جزائے ہیں کے ایک ذات ہو گئے ہیں سب الگ الگ دکھائی دینگے - واصلح خیر -

ہمارے شہر سے ایک جدید اخباری رسالہ سے "خیابان" نکلا ہے - اسکے مضامین بہ نسبت دیگر مجلات کے بہتر ہیں اور ہمیں امید ہے کہ آئندہ ہم تفصیل کے ساتھ اسکی خوبیاں ظاہر کر سکیں گے -

سال آخر ہے اور خریداروں کی بڑی تعداد کی مدت خریداری بھی سالگرہ کی محتاج ہے - ہم کس منہ سے کہیں کہ خود بھی قیمت بھیجیے اور نئے خریدار بھی کرائیے مگر انصاف یہی کہتا ہے اب کہیں انصاف کی سفارش کہاں تک مقبول ہوتی ہے -

---

کامدانی کے دوپٹے ، زردوزی عینک ، ظروف چاندی اور ہر قسم گوٹہ وغیرہ حافظ مستیا محمد رفیع مجتبیا باغ لکھنؤ سے طلب کیجیے -

مایوس نہ ہو

اگرچہ اشتہاری ادویہ نے لوگوں کو بدظن کر دیا ہے مگر ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلائے عجیب بطور نمونہ صرف ۵ یوم کے لیے قیمتی پندرہ آنہ علاوہ محصول کے طلب فرمائیں کچھ عرصہ میں یہ حیرت انگیز طلا بلا آبلہ ڈالے .... خصوصی کو قوی اور دراز کر کے خمی کجی لاغری سستی کوتاہی نیز .... کے منحوس اثرات کو دور کر کے دوبارہ شباب کا لطف پیدا کر دے تو بقیہ ۱۶ یوم کے لیے طلا صرف دو روپیہ آٹھ آنہ میں طلب فرمائیں ۱۶ یوم تک پرہیز کریں خواہ فعل و مجبوری کرے پوری شیشی کے ہمراہ حبوب مقوی ۱۰ خوراک .... قیمتی عہ بالکل مفت روانہ ہوگا پوری شیشی ۲۱ یوم سے محصول ۱ علاوہ تین ذمہ خریدار ہوگا پوری شیشی کے خریدار سے بصورت عدم نفع واپسی قیمت اور دس سال کے اندر اتر زائل ہونے کی صورت میں دوبارہ مفت بھیجنے کا وعدہ۔

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

کٹ، کھانسی، ہیضہ، دست پیچش وغیرہ

سدھا سندھو — دست، سنگرہنی، قے، ٹھنڈ، اپھارا وغیرہ کے امراض کیلئے خوش ذائقہ دوا ہے جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں قیمت ۸ر ہر جگہ بکتا ہے۔

دورو گج کیسری — پینے والوں کو دلا جلن کے جریان کو دور کرنے والی لاثانی دوا قیمت ۱؎ ہر

بال سدھا — بچوں کی کمزوری کو دور کر کے بدن کو مضبوط اور فربہ بنانے والی میٹھی دوا قیمت ۸ر

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوافروشوں سے طلب کرو۔

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب } **بال بھا بہ آفس چاندنی چوک دہلی**

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے یہاں کے سول ایجنٹ لطیف مرزا اینڈ سنس کچی الاکھنو

بہرام کی گرفتاری

حسین .... [illegible] .... تصنیف .... ناول .... [illegible]

.... [illegible] .... ناول کو دیکھ کر .... [illegible] .... ایک صفحہ دیکھنے کے بعد .... بجز ختم کئے .... [illegible] .... کلیتہً .... تہذیب شائستگی کا قابل قدر مجموعہ .... [illegible] .... کتابت و طباعت نفیس .... [illegible] .... قیمت صرف ۱۲؎

منیجر اردو بک ایجنسی لکھنؤ سے طلب فرمائیے

مظلوم کربلا

.... [illegible] .... حسین .... [illegible] .... کربلا .... [illegible] .... امام حسین علیہ السلام .... [illegible] .... محصول ڈاک معاف .... [illegible] .... کیلئے محصول معاف۔

منیجر اردو بک ایجنسی لکھنؤ

LONDON **لنڈن ڈائرکٹری** DIRECTORY.

سالانہ شائع ہوتی ہے جس میں پانچ زبانوں میں مقامی اور غیر ملکی کارخانوں اور تاجروں کا ذکر ہوتا ہے لنڈن اور انگلستان کے دیگر شہروں اور سلطنت انگلشیہ آئرلینڈ براعظم یورپ افریقہ امریکہ ایشیا آسٹریلیا وغیرہ کے مشہور تجارتی مرکزوں کے

کارخانوں اور سوداگروں سے براہ راست خط و کتابت اور معاملہ کا بہترین ذریعہ ہے۔ نام و پتہ مع دیگر تفصیلات کے تین ہزار سے زائد تجارتی عنوانات کے ماتحت دیئے گئے ہیں جن میں

باہر مال بھیجنے والے تاجر جہاز پر جانیوالے مال کی تفصیل اور کالونیل اور بیرونجات کی بازاروں کی تشریح کے ساتھ۔

جہازوں کے راستے مع بندرگاہوں اور روانگی جہاز کے متعلق دیگر تفصیلات کی تشریح کے موجود ہے جو کارخانے اپنے تعلقات وسیع کرنے چاہتے ہیں یا

ایجنسیوں کے خواہشمند ہیں ان کا نام و پتہ ایک کھتہ میں مناسب عنوان کے ماتحت صرف

ایک پونڈ دس شلنگ میں درج کر دیا جائیگا۔ بڑے اشتہار دینا نرخ ۲ پونڈ فی صفحہ ہے جو صاحب ولایت سے دلچسپی رکھتے ہیں انکے لئے یہ ڈائرکٹری بہت ہی گرانقدر ہے اور اسکی ایک جلد صرف ۱ پونڈ نقد آرڈر کے ہمراہ موصول ہونے پر بذریعہ پارسل روانہ ہوگی۔

لنڈن ڈائرکٹری کمپنی لمیٹڈ نمبر ۲۵ ابچرچ لین لنڈن ای سی ۴ انگلینڈ

نمونہ بازی

ایک بلا ہے جسے نمونہ بازی کہتے ہیں۔ عموماً لوگ ویسے اپنے اودھ پنچ دوآنے ہمارے برباد کرتے اور پرچہ دیکھ کے خاموش ہو رہتے ہیں۔ ہم سمجھتا ہے کہ پسند آنا تو دوسری بات ہے مضامین کچھ بھی علمی ہے یا نہیں ہر پرچہ میں نئے مضامین ہوتے ہیں یہ ممکن ہے کہ یہ پرچہ آپ کے مذاق کے موافق نہ ہو لہٰذا بہتر یہی ہے کہ ایک ششماہی کے خریدار بن جائیے اور حضرت اودھ پنچ کے علمی فیوض سے محض ایک نمبر دیکھ کے محروم نہ رہیے۔

آئندہ نمونہ بھیجا نہ جائے گا قیمت ششماہی تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کیجیے۔ وی پی نہ منگائیے نمبر ناپسند ہو ہفتے کے اندر بقیہ نمبر بھیجدیئے پر میعاد ششماہی کی توسیع سال بھر کیلئے کر دی جائیگی۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہر قسم کے ناول قصہ جات دواوین کتب تواریخ تذکرہ اسکولی کتابیں عربی و فارسی و اردو علوم و فنون .... کی کتابیں .... سے طلب کیجئے۔ [illegible]

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ مجربات ادویہ

... مغز گنجشک

[illegible] اعصاب کو طاقت پہونچانے میں اور میعنی خشانہ معدہ و جگر کو طاقت عظیم پیدا کرتا ہے۔ قوت مردمی کی نایاب دوا ہے جسکی تعریف حد تحسین سے باہر ہے ایک جلیل القدر طبیب کا قول اوپر کے شعر میں نظم کیا گیا ہے اگر ماہی سقنقور کے بعد دنیا میں کوئی دوا ہے تو یہی ممسک ہے۔ مغلظ ہے۔ سرعت و رقت کے مرض کو دور کرتی ہے

قیمت فی بکس ۲۰ خوراک ...

مارالحم عنبری و آتشہ خاص الخاص

[illegible] دوالیان ملک کیلئے تیار ہوتا تھا [illegible] تیار کیا ہے [illegible] دور کرتا ہے۔

فی بوتل پانچ روپیہ (صہ)

تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس پیمانہ مفت

طلاء مسیحی

اعصاب کی تقویت میں [illegible] طاقت کو واپس [illegible] اپنی قوت زائل کی ہو [illegible] ہو گئی ہو ان کے واسطے [illegible] اپنا فائدہ دکھاتا ہے۔ مایوسوں کی امید کو بر لاتا ہے اور [illegible] طاقت بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

قیمت فی شیشی آٹھ روپیہ (للعہ)

حب یاقوت مقوی و ممسک

[illegible] قوت مردمی [illegible] پیدا کرتی ہے [illegible] افزا ہے۔

قیمت فی بکس ۳۰ خوراک مع محصول ڈاک پانچ روپیہ (صہ)

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطباء سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے	منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ	فہرست کلان مفت طلب فرمایئے

معارف النغمات

یعنی وہ بے نظیر کتاب جس نے پنچ ہوا میں گرہ لگائی اور ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے۔ ایک مشہور و معروف کتاب ہے اسکے حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی اور عملی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی۔ ایسی کتاب کا۔

حصہ دوم

طبع ہوا ہے۔ حصہ دوم میں مصنف نے اساتذہ فن کے علم سینہ کو علم سفینہ بنایا ہے یعنی تان سین کے عہد سے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائی اور ان کے گھرانے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

اُستاد محمد علی خان

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں ان سے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ نازش آپکو اس کتاب میں ملے گا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لے کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ قیمت جلد اول للعہ۔ قیمت جلد دوم ... محصول ڈاک ہر حال میں ذمہ خریدار۔

المشتہر:۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ